بسم اللہ الرحمن الرحیم

نور نامہ کلاں

مع

شمائل نامہ * کلمہ نامہ * عہد نامہ



برادرس کراچی

نور نامہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کروں پہلے میں اس کی حمد و ثنا کہ قدرت سے ہے اس کی کیا کیا بنا
وہ ہے خالقِ خلق پروردگار کہ پیدا کئے جس نے لیل و نہار
اسی کی یہ قدرت ہے شمس و قمر جو گردش میں رہتے ہیں شام و سحر
ستاروں سے دی زیب افلاک کو بشر سے منور کیا خاک کو
جب باغ عالم کو بخشی بہار کھلائے ہر ایک رنگ کے گل ہزار
ہر ایک شے جہاں تک موجود ہے اسی سے پیدا وہ معبود ہے
درخت و گل و برگ و شبنم صبا اسی کا کریں ذکر صبح و مسا
اگر آب آتش ہیں یا خاک و باد یہ جتنے ہیں سب اس کے ہیں محو یاد
کیا کر سدا یاد حق اور بس کہ اللہ بس اور باقی ہوس

در نعت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

کروں یاں سے اب نعت احمد قلم کہ پھولے سمائے نہ شاخ قلم
محمد ہیں سالار کل انبیاء کہی جن کی لولاک حق نے ثنا
کیا حق نے پیدا اول وہ نور اسی نور سے سب نے پایا ظہور
خدا ان کو پیدا نہ کرتا اگر نہ ہوتے یہ افلاک جن و بشر
محمد دو عالم کا مطلوب ہے خدا نے جہاں کا وہ محبوب ہے
درود خدا ان کے اوپر مدام دگر آل اصحاب سب پر تمام

در بیان کیفیت نور نامہ

بیاں یہاں سے حضرت کے ہے نور کا محمد نبی حق کے منظور کا
روایت صحیح ہے اس طور سے سنیں نور نامہ کو سب غور سے
نہیں اس میں کچھ جھوٹ میں نے لکھا لکھا ہے اس میں سب راست ہے اور بجا
زبان عرب میں تھا یہ کلام کیا نظم ہندی میں میں نے تمام

اگرچہ تھی فصیح وہ عربی زباں / ولیکن سمجھ اس کی تھی بس گماں
سمجھ اس کی ہر اک کو دشوار تھی / کہ ہندی زباں یاں تو درکار تھی
اسی کے سبب میں نے کر فکر و غور / لکھا نور نامہ کو ہندی کے طور
پڑھے گا جو اس کو تو ہوگا ثواب / سنے دل سے جو اس کو ہو کامیاب
حقیقت ہے اس میں لکھی نور کی / محمد نبی حق کے منظور کی
یقیں اس پہ لاوے جو کوئی تمام / تو جنت میں پاوے گا عالی مقام
نہ لاوے گا جو شخص اس پر یقیں / تو ہوگا جہنم میں وہ جاگزیں
سنے اس کو جو کوئی با اعتقاد / کرے مجھ کو وہ فاتحہ سے بھی یاد
یہی عرض ہے میری سن قاریا / کہ تو بھی کرے میرے حق میں دعا
دعا ہے کہ یا رب است الغفور / مصنف کو تو بخشیو ضرور

دربیان آغاز پیدائش نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

سنو یاں سے اب نور کی ابتدا / روایت صحیحہ میں ہے یوں لکھا
نبی اور جبریل اک دن تمام / تھے آپس میں باہدگر ہم کلام
مگر فاطمہؓ بھی تھیں حاضر وہاں / نبی سے کہا یہ کرو تم بیاں
کہ تم ہو بڑے یا کہ ہیں جبرئیل / مجھے اس کی بتلاؤ اب تم دلیل
یہ جبرئیل بولے نبیؐ سے کلام / بڑے ہو تم ہی اے نبی ذوالکرام
ولیکن تو ہوں عمر میں میں بڑا / کہ سن سال میرا ہے تم سے سوا
نبی نے کہا اے اخی جبرائیل / بتا عمر کی مجھ کو اپنی دلیل
کہا پھر یہ جبرئیل نے اے رسول / خدا کی تو درگاہ میں ہے قبول
مگر مجھ سے آگے تھا ایک جگمگا / ستارہ تھا جو اس نے پیدا کیا
ہوا قدرت حق سے جب وہ بلند / ستارہ جو تھا نور سے ارجمند
رہا وہ پڑا سال ستر ہزار / لیا پھر بلندی پہ اس نے قرار
نبی کہا وہ میرا نور تھا / کہ ستارا جو دیکھا ہے تو نے سدا
سوا اس سے پہلے میرا نور تھا / کہ لاکھوں برس پہلے پیدا ہوا
خدا نے کیا پہلے پیدا وہ نور / کیا اپنی قدرت سے اس کا ظہور
نبی نے یہ جبرئیل سے پھر کہا / کہ سن اب میرے نور کا ماجرا
میرا نور جس وقت پیدا ہوا / خدا کو اسی وقت سجدہ کیا
یہ فرمان آیا کہ نور سے نبی / اٹھا سر کو سجدہ سے اور کر خوشی

مرا تجھی سے تھا مقصد تمام · تجھی سے ہے مقصد تجھی سے ہے کام
محبت سے تیری ہیں پیدا کئے · یہ دریا ہیں دس سب تجھی کو دیئے
ہے اک علم کا دوسرا حلم کا · وہ ہے تیسرا بحر عشق خدا
وہ چوتھا جو ہے بحر اے نیک خو · سمجھ اس کو خوف الٰہی کا تو
جو ہے پانچواں بحر رحمت ہے وہ · چھٹا بحر صبر و سخاوت ہے وہ
جو ہے ساتواں بحر ہے شکر کا · ہوا آٹھواں بحر عقل ود کا
نواں تفکر کا بحر مشہور ہے · جو دسواں ہے وہ قلزم نور ہے
نبی نے کہا پھر کہ اے جبرئیل · میرے نور کی اور سن تو دلیل
نہ تھا آسماں اور نہ تھی تب زمیں · میرا نور تھا پیدا اور کچھ نہیں
ہر ایک بحر میں سال دس دس ہزار · کئے نور نے سجدے بس بے شمار
کیا حق نے جب سال ستر ہزار · میرا نور کا آپ موقوف کار
ہوا نور خاموش خلوت گزیں · بحکم خدائے زمان و زمیں
برس جب کہ سہو و گذرے تمام · کہا حق نے پھر نور کو کر خرام
کہ اے نور خلوت سے باہر نکل · جو کچھ میں کہوں کر تو اس پر عمل
میرے حکم سے اب تو سارا بدن · ہلا دے بس اے نور پاکیزہ تن
لکھی اور راوی نے ہے یوں خبر · یہ قول نبی پاک خیر البشر
کہ پیدا کیا حق نے اول شجر · رکھا نام شجر الیقیں معتبر
درخت ایک شاخیں تھیں اس میں ہزار · نہیں اس کی قدرت کا ہے کچھ شمار
میرا نور پھر حق نے پیدا کیا · کیا نور سے اس کو اپنے جدا
بہت خوب روشن وہ در کی مثال · رکھا اس کو پردہ میں پھر چند سال
بنائی پھر ایک شکل طاؤس کی · شجر پر جگہ اس کو رہنے کو دی
پھر اس نور کا سال ستر ہزار · رہا اس شجر پر قیام و قرار
وہاں پر مرا نور اتنے برس · رہا اس کی تسبیح میں ہر نفس
ازاں بعد پھر حق نے تخلیق کی · عیاں کی بس ایک شکل آئینہ کی
کیا اس کا کبھی اس شجر پر قیام · بفرمان حق تھا جو اس جا مقام
کیا اس نے منہ سوئے طاؤس جو · وہ آئینہ اس کے ہوا روبرو
پڑی اس پہ طاؤس کی جو نظر · تو حیراں ہوا آپ کو دیکھ کر
نہایت جو خوب اپنا دیکھا جمال
حیا وہ لگا کرنے اس دم کمال

وہ خوبی کو دیکھ اپنی شرما گیا
کئے پانچ اس وقت سجدے ادا

ہوئی فرض پھر پنج وقتی نماز
نبیؐ اور امت پہ صد ہا نیاز

خدا نے جو پھر نظر کی نور پر
عرق میں ہوا غرق وہ سر بسر

پھر اس دم جو وہ نور شرما گیا
عرق اس کو سر تا بپا آگیا

جو جنبش سے قطرے گرے بیشمار
گرے منہ سے ایک لاکھ چوبیس ہزار

پیغمبر ہوئے اس سے کم اور سوا
شماران کا حق آپ ہے جانتا

جو ماتھے سے اس وقت قطرے گرے
وہ چاروں مقرب ملائک ہوئے

گرے کانوں سے چار قطرے بہم
ہوئے عرش و کرسی و لوح و قلم

جو شانوں سے قطرے گرے دور کر
ہوئے ان سے پیدا یہ شمس و قمر

گرے پاک بینی سے قطرے جو یاں
بہشت اور دوزخ بنے اس سے یاں

غرض مظہر حق وہی نور ہے
نبی نے کیا آپ مذکور ہے

کہا پھر خدا نے کہ نور نبیؐ
اٹھا کر نظر دیکھ لے تو ابھی

کہ پیش اور پس اور یمین و شمال
نظر کیا پڑے تجھ کو اے خوشجمال

نظر کی جو اس وقت اس نے جدھر
تو چاروں طرف نور آیا نظر

کہ آگے بھی نور اور پیچھے بھی نور
وہی دائیں بائیں اسی کا ظہور

وہ تھے چار اصحاب حق کے ولی
ابوبکرؓ و فاروقؓ عثمانؓ علیؓ

پھر اس نور نے سال ستر ہزار
پڑھی حق کی تسبیح بس بے شمار

ہوئے پھر تو پیدا سبھی انبیاء
محمدؐ کے اس در سے باصفا

جو پھر دیکھا وہ بحر نور کرم
سب ارواح پیدا ہوئیں پھر بہم

سبھوں کے یہی آیا پھر دھیان میں
پڑھا کلمہ طیب اسی آن میں

ازاں بعد پھر اپنی قدرت سے جو
کیا حق نے پیدا ہے قندیل کو

خدا کی ہے حکمت کا دریا عمیق
کہ قندیل پیدا کیا ز عقیق

وہ تھا لعل سے بھی بہت سرخ تر
جو کی حق نے پھر اس کے اوپر نظر

وہ ظاہر میں دیکھا بہت صاف تھا
اسی طرح باطن میں شفاف تھا

تو پھر حق نے پھر دست قدرت تھا
محمدؐ کی صورت کو پیدا کیا

جو پھر اس کی اچھی سی صورت بنی
رکھا اس میں وہ جو کہ قندیل تھی

کھڑا یوں کیا پھر یہ رازونیاز
کہ پڑھتا کھڑا ہو کوئی جوں نماز

کیا پھر تو ارواحوں نے بھی طواف
وہ صورت محمدؐ کی دیکھی جو صاف

پڑھی سب نے تسبیح پھر لا کلام | برس ایک ہزار اس جگہ پر تمام
کہا پھر خدا نے کہ نور نبی | تیری مجھ کو کرنا ہے خاطر سبھی
تیرے واسطے میں نے یہ چار چیز | بنائی ہیں دیکھ ان کو تو اے عزیز
وہ ہے آب و آتش دگر باد و خاک | یہ ہیں نام چاروں کے اے نور پاک

رفتن نور پیش آب

وہ نور محمدؐ نے دیکھا جو واں | کہ پانی کبر و غضب سے رواں
گیا پاس جاکر کہا السلام ، | علیک السلام آپ بولا تمام
کہا پھر یہ پانی نے اے باصفا | کہ تو کون ہے نام اپنا بتا
کہا نور نے میں ہوں عبد خدا | تجھے بھی اسی نے ہے پیدا کیا
کہ ہم تم ہیں سب اسی کے تمام | وہ خالق ہمارا ہے بس لا کلام
کہا نور نے کہ پھر دنیا میں تو | کرے گا تو کیا جاکے اے نیک خو
کہا اس نے جو ہوگی میری مراد | وہی میں کروں گا تو کر اعتماد
کیا نور نے پھر یہ اس سے کلام | کہ بندے کو کیا اپنے مطلب سے کام
کہ مخلوق خالق کے ہمسر نہیں | تیری مرضی اچھی یہ بہتر نہیں
کرے وہ جو راضی ہو جس میں خدا | کہ خالق وہ ہے اور ہے رہنما
تو عیب اپنے کو دیکھ اور کر نظر | کہ کیا عیب ہیں تجھ میں اور کیا ہنر
کہا اس نے پھر عیب ہے مجھ میں کیا | اگر عیب ہیں تو مجھے دے بتا
دیا نور نے اس کا پھر یہ جواب | بفرمان حق اس کو بس باصواب
کہ بندوں کو پیدا کرے گا خدا | نجاست وہ ڈالیں گے تجھ میں سدا
ہوا پھر کرے گی تجھے پاک سب | کہ پاکی کا تیری یہی ہے سبب
کہی آب نے نور سے پھر یہ بات | مگر تو ہے بے عیب اور پاک ذات
یہ اس سے ہی نور نے پھر یہ بات | وہ ہے پاک بے عیب اور پاک ذات
کہ بندہ تو پر عیب ہے سر بسر | سزاوار پاکی کب ہے مگر
وہ ایمان لایا یہ سن کر جواب | شہادت کا کلمہ پڑھا پھر شتاب
کیا آب نے بندگی کو قبول | کہ بے شک خدا کا محمدؐ رسول

رفتن نور پیش باد

ہوا نور پھر باد سے ہم کلام
کہہ باد تو اپنا مقصد تمام

کرے گی تو دنیا میں کہہ کام کیا
کہا اس نے جو ہوگی میری رضا

جواب اس کو پھر نور نے یہ دیا
کہ خالق نے ہے تجھ کو پیدا کیا

تجھے بندگی چاہیئے لا کلام
نہیں اپنی مرضی پہ کرنا ہے کام

تو اپنے تئیں دیکھ تو اک ذرا
کہ کیا عیب ہے۔ تجھ میں سرتا بپا

کہا باد نے مجھ کو دے تو بتا
جو کچھ عیب ہے مجھ میں اے مہ لقا

یہ سن کر کے تب نور نے یہ کہا
گریزاں تو ہے ہر طرف سے ہوا

نہ ہرگز کسی کو تو آوے نظر
قدم رکھتی ہے تو اس قدر تیز تر

کہا اس نے پھر نور کو دیکھ کر
کہ اے نور بے عیب ہے تو مگر

کہا نور نے بندہ ہے عیب ناک
کہ ہر عیب سے ہے خداوند پاک

کیا باد نے پھر تو ایماں قبول
پکارا خدا اور محمدؐ رسول

رفتن نور پیش آتش

وہاں سے جو پھر نور آگے بڑھا
تو آتش سے جا کر بخوبی ملا

کہا آگ سے پھر تو کہہ اپنا کام
کہ دنیا میں تو کیا کرے گی مدام

بہت تجھ میں دیکھا ہے کبر و غرور
تجھے اپنا مطلب ہے کہنا ضرور

کہا آگ نے یہ کہ نور نبیؐ
جو کچھ مجھ کو بھا دے کروں میں وہی

گیا نور نے اس سے پھر یہ کلام
کہ بندہ کو کیا اپنی مرضی سے کام

کرے وہ کہ راضی ہو جس سے خدا
کہ خالق وہی ہے وہی ہے خدا

تو عیب اپنے کو دیکھ اور کر نظر
کہ تجھ کو ہو معلوم اپنی قدر

کہا اس نے پھر مجھ میں کیا ہے قصور
بتا تو مجھے اے محمدؐ کے نور

کہا آب تو ہے کشندہ ترا
ہے اور تیری قوت دہندہ ہوا

کہا آگ نے پھر کہ اے پاک نور
کہ تو ہی بے عیب ہے بے قصور

کہا نور نے بندہ ہے پر گناہ
کہ ہر عیب سے پاک ہے وہ الٰہ

کہا آگ نے وحدہٗ لاشریک
محمدؐ رسولؐ اس کا نبی ہے تو ٹھیک

رفتن نور پیش خاک

ہوا نور واں سے جو آگے رواں
جہاں خاک تھی جا کے پہنچا وہاں

کہ تھی عجز اور انکساری میں وہ — سراسر تھی بس خاکساری میں وہ
کیا نور نے پہلے جاکر سلام — کہا اس نے بھی یہ بخوبی تمام
کہ اے نور خوش آمدی مرحبا — علیک السلام اے حبیب خدا
ہوئے نور اور خاک جو ہم کلام — کہا نور نے پھر بصد احترام
کہ اے خاک دنیا میں پروردگار — کرے اپنے بندوں کو جب آشکار
کرے گی تو کیا کام بتلا دہاں — مجھے دے بتا اس کا نام ونشاں
کہا اس نے میں کیا ہوں ناچیز خاک — کہ عاجز ہوں اور سربسر عیب ناک
کروں میں وہی جو ہو حق کی رضا — نہیں اور مقصد میرا دوسرا
شہادت کا کلمہ پڑھا پھر پکارکے — کہ معبود بے شک ہے پروردگار
لیا نور نے پھر گلے سے لگاکے — بغل گیر ہوکر ملا اور کہا
کہ میں نے دیا تجھ کو سے اختیار — بہت تجھ میں ہے عجز اور انکسار
تجھے اول آخر کیا میں قبول — کہ مقصد میرا بس تو ہی خاک دھول
کہا ہے نبی نے یہ برحق کلام — سنو گوش دل سے تم اس کو مدام
جہاں تک کہ جو آدمی زاد ہیں — انہیں چار عنصر کی بنیاد ہیں
کوئی آتشی طبع آبی کوئی ہے — کوئی طبع خاکی و بادی کوئی
جو بادی ہیں کرتے ہیں کبر دمنی — اور آبی جواں مرد ہیں ہم سخی
جو ہیں آتش طبع وہ ہیں بخیل — مروت کی ان میں نہیں قال وقیل
مگر ہیں جو خاکی وہ مسکین ہیں — فقیر اور عاجز ہیں بے کین ہیں

در بیان اسناد نور نامہ

نبی نے کہا ہے سنو تم بدل — نہ مانے جو کوئی تو ہوگا مخجل
مرا نور نامہ جو کوئی پڑھے — پڑھے گوش دل سے دیا گھر دھرے
خدا اس کو دے گا ثواب عظیم — گناہ اس کے سب بخش دے گا کریم
رہے گا وہ دنیا میں باآبرو — نہ سختی زمانے کی دیکھے کبھو
بلاؤں سے وہ گھر رہے در اماں — کہ جس گھر میں ہو نور نامہ وہاں
نہ آتش سے پہنچے اسے کچھ خلل — نہ غرقاب پانی میں ہو وہ محل
جو لائے اس پر کوئی اعتقاد — خدا اس کی حاصل کرے گا مراد
یہ ہے نور نامہ میرے نور کا — مراد اس کی حاصل کرے گا خدا
پڑھے یا سنے کوئی جمعہ کی رات — وہ دوزخ سے پا دے گا آخر نجات

پڑھے یا سنے کوئی جمعہ کی رات
وہ دوزخ سے پاوے گا آخر نجات

نہ آوے کبھی اس کو سال گراں
وہ کرب و نزع سے رہے باماں

گناہ اس کے اور اس کے ماں باپ کے
خدا سے ہے امید وہ بخشدے

اگر جمعہ کی شب پڑھے غور سے
جو پڑھنا نہ جانے کسی سے سنے

کہ تو مجھ کو پڑھ کر سنا دے تمام
وہ پڑھ کر کے اس کو کرے شاد کام

خدا دے گا دونوں کو جنت مقام
بر آویں گے سب دین و دنیا کے کام

سنیں گے بہم ہو کے جو مسلمیں
تو اہل دیں اور اہل یقیں

کرے گا خدا اس کو رحمت سے شاد
بر آوے گی سب کے دلوں کی مراد

بلا اور آفت سے ہو در اماں
کرے نور نامہ کو جو حرز جاں

رہے تپ و لرزہ سے اس کو امن
رہے تندرست اس کا سارا بدن

اگر زخمی اوپر اسے دم کرے
یقیں ہے کہ فوراً ہی بے غم کرے

کہ علت وجودی سے بیزار ہو
تپ دق ہو یا اور آزار ہو

کہ یا باؤ لقوے کا ہوئے مرض
کہ یا باؤ قولنج ہو الغرض

کہ یا باد ہو صرع اندر دماغ
غرض ہو کسی طرح اس کو داغ

پڑھے نور نامہ کو با اعتقاد
وضو کرے ہو قبلہ رو نیک زاد

اسی طرح ایک ہفتہ پیہم کرے
پڑھے نور نامے کو اور دم کرے

یقیں ہے کہ صحت وہ پائے تمام
مرض اس کا سب دور ہو لا کلام

جو سرسام برسام ہوئے اگر
کہ یا ہو شقیقہ کا دوران سر

مرض ہو برص کا کہ یا ہو جذام
پڑھے نور نامہ کو اس پر تمام

شفا ہو گی کامل بفضل خدا
کہ ہر رنج و زحمت کی یہ ہے دعا

کرے درد جو اس کو دن رات کا
نہ محتاج ہووے کسی بات کا

خدا نے کہا ہے کہ ہوں میں مجیب
ہر ایک رنج و علت کا شافی طبیب

کرے گا میرے نور کی جو ثنا
ہر ایک درد سے اس کو دوں گا شفا

در بیان شمائل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

صفت میں نبیؐ کی کروں کیا ادا
کہ سر تا بپا تھا بدن نور کا

خدا نے سراسر ور انبیاؐ
کیا عین حکمت سے جلوہ نما

وہ آنکھیں تھیں لبریز شرم و حیا
وہ لب حق کی تسبیح میں تھے سدا

وہ بینی اطہر تھی عنبر سرشت
معطر زخوشبو چوں باغ بہشت

رگ و گوشت مبارک تھے غیرت سے پر وہ دنداں تھے یا کہ جنت کے در
وہ دو ہاتھ تھے ان کے پر از سخا وہ بازو تھے قوت میں لا انتہا
وہ سینہ مبارک تھا پر از صفا کہ یاقوت جنت سے تھا وہ بنا
کمر ان کی باریک تھی پر زنورع شکم علم سے پر تھا ظاہر ظہور
بنے صبر سے ان کے اعضا تمام رہا صبر سے اس لئے ان کو کام
وہ موئے مقدس تھے رشک بہشت ز حکمت خدا پاک آل سرسرشت
تھے حضرت کے وہ استخواں نور کے بنے تھے وہ جنت کے کافور سے
وہ دل ان کا اخلاص سے تھا بنا سراپا کہوں کیا میں اس نور کا
عبادت میں حق کے تھے دونوں قدم نہ طاعت سے غافل رہے ایکدم
میں کیا ہوں بھلا میری کیا ہے زباں صفت جو نبی کی کروں میں بیاں
کرے جن کی تعریف پروردگار کہے کیا وہاں بندۂ شرمسار
میری فکر کو واں رسائی کہاں سراسر ہے معذور عقل و زباں
کروں نور نامہ کو اب میں تمام نبی پر میں بھیجوں درود و سلام

روایت صحیحہ

روایت سے راوی سے ہے ایک اور سنو اس کو تم اور کرو اس پہ غور
وہ جو تھے محمد غزالی امام علیہ النبی و علیہ السلام
کتب خانہ جو ان کا تھا بے شمار کہ تھے معتبر اس میں نسخے ہزار
جو دیکھا کتب خانہ کو ایک روز یہ نسخہ نظر آگیا دل فروز
بغور اس کو دیکھا کئے خوب سا کہ نسخہ بہت خوب مرغوب تھا
حقیقت تھی بس اس میں سب نور کی تو یہ بات بس دل میں منظور کی
کہ بھیجوں میں اب شاہ محمود کو کہ پہنچے گا وہ اپنے مقصود کو
کسی نے کہا جا کے سلطان سے ولایت کے شاہ اہل عرفان سے
یہ دیتا ہوں میں شاہ کو اب خبر کہ ہے نور نامہ بہت معتبر
محمد غزالی وہ ہے جن کا نام کتب خانہ میں ان کے ہے لا کلام
یہ سنتے ہی شہ واں سے پھر کوچ کر محمد غزالی کے بس آئے گھر
بہت خلق اس دم تھی حاضر وہاں کہ آئے جو محمود شاہ جہاں
لیا نسخہ کو آنکھ سے پھر لگا دیا بوسہ اور سر کے اوپر رکھا

محمد غزالی سے درخواست کر — لیا شہ نے وہ نسخۂ معتبر
دیا اس کے شکرانے میں گنج و مال — فقیروں یتیموں کو بے قیل و قال
وہ سلطان محمود تھا غزنوی — کہ جس نے کئے جمع عالم سبھی
ہوا سب کی دعوت کا وہ کاربند — کئے بس کہ قرباں شتر گوسفند
ہر ایک کے تئیں خلعت و زر دیا — دیا زر بھی اور لعل و گوہر دیا
اس شب کو سلطان محمود نے — اس اہل سخا صاحب جود نے
پڑھا نور نامے کو باصد ادب — زیارت نبی کی ہوئی وقت شب
کہا خواب میں شاہ محمود کو — کہ پہنچا تو اب اپنے مقصود کو
تو بے غم ہوا اے شہ غزنوی — خدا نے کیا تم کو اپنا ولی
تو پڑھ نور نامہ کر جو خوش ہوا — خدا نے بھی کی تجھ کو جنت عطا
ہوئی آگ دوزخ کی تجھ پر حرام — دیا تجھ کو جنت میں اعلیٰ مقام
جو اس شاہ نے دیکھا اس طرح خواب — کیا شکر حق کا بہت بے حساب
کیا راہ میں حق کے پھر زر نثار — کئے بردے آزاد اور ایک ہزار
کنوئیں مسجدیں مدرسے جابجا — خدا کے دیئے راہ میں وال لگا
رعیت نوازی پہ باندھی کمر — دیا بھوکوں پیاسوں کو زر بیشتر
خدا نے دعا اس کی کی مستجاب — کہ پہنچا وہ مقصد کو اپنے شتاب
اسی طرح یارب تو بہر رسول — دعا مجھ گنہ گار کی قبول
مجھے رکھیو عزت سے اندر جہاں — مجھے دیجیو عقبیٰ میں امن و اماں
الٰہی میری آل کو شاد رکھ — سدا گھر کو میرے تو آباد رکھ
الٰہی بحق نبی ؐ فاطمہ رضؓ — شہادت پہ کیجیو میرا خاتمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے حبیب خدا رسول اللہ ؐ — کیجئے مجھ پہ اب کرم کی نگاہ
مجھ کو ہر روز وقت شام و پگاہ — یہ سخن نقش دل پہ رہے واللہ
کلمہ لا الٰہ الا اللہ ؐ — ہے محمد ؐ میرا رسول اللہ
شب معراج میں رسول خدا — جب کہ پہنچے یہ مسجد اقصیٰ
دیکھتے جس طرف نظر کو اٹھا — در و دیوار سے یہی تھی صدا
کلمہ لا الٰہ الا اللہ ؐ — ہے محمد ؐ میرا رسول اللہ
یہ مقدر حدیث میں آیا — یعنی حضرت نے ہے یہ فرمایا

بے مشقت بہشت کو پایا — صدق دل سے زباں پہ جو لایا
کلمہ لا الہ الا اللہ — ہے محمد میرا رسول اللہ
بعد حمد خدا و نعت رسول — کر صفت چار یار کی معقول
ہوگی بے شک یہ منقبت مقبول — ورد کر اس کا اور کبھی مت بھول
کلمہ لا الہ الا اللہ ۴ — ہے محمدؐ میرا رسول اللہ
سب کے سرتاج بعد پیغمبر — یعنی صدیقؓ افضل و اکبر
در حضور رسولؐ جن و بشر — صدق دل سے کہا یہ خوش ہوکر
کلمہ لا الہ الا اللہ ۴ — ہے محمدؐ میرا رسول اللہ
بہر فاروق منصف و عادل — اے خدا مجھ پہ سہل کر مشکل
ہر گھڑی صبح و شام میرا دل — اس سخن سے کبھی نہ ہو غافل
کلمہ لا الہ الا اللہ ۴ — ہے محمد میرا رسول اللہ
مظہر علم قبلۂ کونین — نام عثمانؓ خطاب ذوالنورین
رات دن حق کی یاد میں بے چین — یہ وظیفہ بس ان کا تھا دن رین
کلمہ لا الہ الا اللہ ۴ — ہے محمد مرا رسول اللہ
عرض ہے حق سے یہ میری ہر بار — یعنی از بہر حیدر کرارؓ
جب وہ در پیش ہوئے روز شمار — سامنے سب کے میں کروں اظہار
کلمہ لا الہ الا اللہ ۴ — ہے محمد رسول اللہ ۴
مال و دولت کی کچھ نہیں ہے ہوس — ہے مگر میری آرزو از بس
چھوڑے جب مرغ روح تن سے قفس — تب کہے صدق دل سے یہ بیکس
کلمہ لا الہ الا اللہ ۴ — ہے محمد میرا رسول اللہ
اے خداوند ذوالجلال و کرم — یہ طفیل رسولؐ شاہ امم
جب کہ ہو مجھ پہ نزع کا عالم — نکلے میری زباں سے یہ اُس دم
کلمہ لا الہ الا اللہ ۴ — ہے محمد میرا رسول اللہ
از پئے حرمت حسینؓ و حسنؓ — جن سے تازہ ہے دہر کا گلشن
ہوئے انور کی رات ہمدن — در جنت پہ جو لکھا ہے سخن

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اس عہد نامہ

تو ساری عمر میں ایک بار پڑھے۔ خدا چاہے تو ساتھ ایمان کے جائے اور اس کے بہشتی ہونے کا میں ضامن ہوں، اور جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سے سنا ہے کہ ایک آدمی کے بدن میں تین ہزار بیماریاں ہیں ....، ایک ہزار کو حکیم جانتے ہیں اور دوا کرتے ہیں اور دو ہزار بیماریوں کی دوائی کوئی نہیں جانتا نیز جو کوئی اس عہد نامہ کو اپنے پاس رکھے خدائے تعالےٰ اس کو تین ہزار بیماریوں سے محفوظ رکھے گا، حضرت ابوبکر صدیق کہتے ہیں کہ میں نے حضرتؐ سے سنا ہے کہ جو کوئی اس عہد نامہ کو اپنے پاس رکھے گا، وہ سانپوں اور بچھوؤں سے امن میں رہے اور جادو اس پر کارگر نہ ہو اور زبان بدگویوں کی بند ہو جاوے اگر لکھ کر پانی میں گھول کر کسی دردمند کو پلا دے تو شفا پاوے اور حضرت خاتونؓ جنت فرماتی ہیں کہ میں نے حضرتؐ سے سنا کہ جو کوئی اس عہد نامہ کو شفیع لاوے اور حاجت اس کی برآوے اور اگر مشک وزعفران سے لکھے اور بارش کے پانی سے دھوکر تین دن صبح کسی کو پلاوے اس کی عقل وفہم زیادہ ہوئے جو کچھ سنے خوب یاد رہے اور جو کچھ یاد ہو فراموش نہ ہو حضرت امیر المومنینؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرتؐ سے سنا کہ جو کوئی اس کو پڑھے اور مردوں کو بخشے قبر اس کی مشرق سے مغرب تک پرنور رہے اور اس کو مردے کے ساتھ قبر میں رکھے تو مردے کے ساتھ پیغمبروں کا ثواب ملے اور سوال منکر نکیر کا اس پر آسان رہے اور حق تعالےٰ ایک لاکھ گز داہنے اور چالیس ہزار گز بائیں اور چالیس ہزار گز پاؤں سے عذاب دور کرے اور قبر اس کی کشادہ اس قدر ہووے کہ آنکھ کام نہ کرے اور عہد نامہ کی اللہ تعالےٰ نے ایک صورت بنائی ہے کہ قبر میں پاس رکھے اور جب مردہ قیامت کو قبر سے اٹھے تو یہ فرشتہ بن کر روبرو آوے اور حلہ بہشت کا لاکر پہناتے اور براق پر سوار کرے اور حق تعالےٰ فرمائے اے مومن تیرے ساتھ عہد نامہ ہے تو خوش ہو کہ تو نے دنیا میں ہر روز پڑھا ہے، عہد نامہ کو آج میں اس عہد کو وفا کرتا ہوں، تاج سر پر رکھ کر اور جامہ بہشتی پہن اور براق پر سوار ہو کر بغیر حساب اور عذاب کے بہشت میں جا۔

عہد نامہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع ساتھ نام اللہ کے جو بخشش کرنیوالا مہربان ہے

اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ

اے اللہ آسمان کے پیدا کرنے والے اور زمین کے جاننے والے ظاہر کے

ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعْھَدُ اِلَیْکَ فِیْ ھٰذِہِ

اور جو بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے اے اللہ تحقیق میں عہد کرتا ہوں طرف تیری بیچ اس

الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اَنْتَ وَحْدَکَ

زندگی دنیا کے ساتھ اس کے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود سوائے تیرے ایک ہے تو

لَا شَرِیْکَ لَکَ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ

نہیں شریک واسطے تیرے کوئی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صاحب بندے تیرے ہیں

وَرَسُوْلُکَ فَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ فَاِنَّکَ اِنْ تَکِلْنِیْ

اور رسول تیرے پس مت سونپ تو مجھ کو نفس میرے کی پس تحقیق کر تو سونپے گا مجھ کو

اِلٰی نَفْسِیْ تُقَرِّبْنِیْ اِلَی الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِیْ مِنَ الْخَیْرِ

طرف نفس میرے کی نزدیک کرے گا وہ مجھ کو طرف برائی کے اور دور کرے گا مجھ کو بھلائی سے

وَبِرَحْمَتِکَ فَاجْعَلْ لِّیْ عِنْدَکَ عَھْدًا تُوَفِّیْنِیْہِ اِلٰی

اور ساتھ رحمت تیری کے پس کر تو واسطے میرے نزدیک اپنے عہد کو پورا کرے تو اس کو

یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ

دن قیامت کے تحقیق تو نہیں خلاف کرتا ہے وعدہ اور رحمت نازل کرے خدا تعالیٰ اور بہتر

خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

مخلوق نبی کے محمد ہیں اور اولاد ان کی کے اور پر دوستوں کے انکے سب پر رحمت اپنی سب سے بڑھکر رحم کرنیوالے نہایت مہربان

مناجات مترجم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

خُذْ بِلُطْفِکَ یَا اِلٰہِیْ مَنْ لَّہٗ زَادٌ قَلِیْلٌ

ہاتھ پکڑ اپنی عنایت سے کہ توشہ ہے قلیل

ذَنْبُہٗ ذَنْبٌ عَظِیْمٌ فَاغْفِرِ الذَّنْبَ الْعَظِیْمَ

ہیں گناہ اس کے بڑے سو بخش دے جرم عظیم

مِنْہُ عِصْیَانٌ وَّنِسْیَانٌ وَّسَہْوٌ بَعْدَ سَہْوٍ

اس سے عصیان اور نسیان ہول اور بھول ہے

قَالَ یَا رَبِّیْ ذُنُوْبِیْ مِثْلُ رَمْلٍ لَا تُعَدُّ

بے شک اے رب جرم ہیں ان گنت میرے مثل ریت

قُلْ لِنَارٍ اَبْرِدِیْ یَا رَبِّ لِیْ حَقِّیْ کَمَا

آگ کو تو کہہ کے ٹھنڈی مجھ پہ کر یارب میرے

عَافِنِیْ مِنْ کُلِّ دَآءٍ وَّاقْضِ عَنِّیْ حَاجَتِیْ

دے مجھے ہر دکھ سے راحت اور کر حاجت روا

اَنْتَ شَافِیْ اَنْتَ کَافِیْ فِیْ مُہِمَّاتِ الْاُمُوْرِ

دور کر سب ہماری مشکلوں کو تو ہے شافی اور بس

رَبِّ ہَبْ لِیْ کَنْزَ فَضْلٍ اَنْتَ وَہَّابٌ کَرِیْمٌ

کر عطا تو گنج اپنا اے مولائے کریم

کَیْفَ حَالِیْ یَا اِلٰہِیْ لَیْسَ لِیْ خَیْرُ الْعَمَلِ

کیا ہے میرا حال یارب ہیں نہیں اچھے عمل

حسب لنا ملکا کبیرا نجنا مما نخاف

کو عطا لے گا کبیرا اور دہشت سے بچا

اَیْنَ مُوْسٰی اَیْنَ عِیْسٰی اَیْنَ یَحْیٰی اَیْنَ نُوْحٌ

ہیں کہاں موسیٰ و عیسیٰ ہیں کہاں یحییٰ و نوح

مُفْلِسٌ بِالصِّدْقِ یَاْتِیْ عِنْدَ بَابِکَ یَا جَلِیْلُ

صدق سے در پر ترے آتا ہے مفلس یا جلیل

اِنَّہٗ شَخْصٌ غَرِیْبٌ مُّذْنِبٌ عَبْدٌ ذَلِیْلٌ

یہ غریب ایک بندہ ہے عاصی قاصی اور ذلیل

مِنْکَ اِحْسَانٌ وَّفَضْلٌ بَعْدَ اِعْطَآءِ الْجَزِیْلِ

تجھ سے فضل اور احسان بعد اعطا و جزیل

فَاعْفُ عَنِّیْ کُلَّ ذَنْبٍ وَّاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِیْلَ

عفو کر سارے گناہ اور گذر کر مجھ سے جمیل

قُلْتَ قُلْنَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا فِیْ حَقِّ الْخَلِیْلِ

تو نے جیسا کہہ دیا یا نار کونی بر خلیل

اِنَّ لِیْ قَلْبًا سَقِیْمًا اَنْتَ مَنْ یَّشْفِی الْعَلِیْلَ

تو ہے شافی ہر مرض کا دل ہے میرا بس علیل

اَنْتَ حَسْبِیْ اَنْتَ رَبِّیْ اَنْتَ لِیْ نِعْمَ الْوَکِیْلُ

تو ہے مالک اور کفایت تو ہی ہے میرا وکیل

اَعْطِنِیْ وَاِنِّیْ ضَمِیْرِیْ تَبْتَغِیْ مَیْلُو الذَّلِیْلِ

کر عطا دل میں جو ہے میرے دکھا بہتر دلیل

سُوْءُ اَعْمَالِیْ کَثِیْرٌ زَادُ طَاعَاتِیْ قَلِیْلٌ

ہر عمل میرے بکثرت زاد طاعت ہے قلیل

رَبَّنَا اِذْ اَنْتَ قَاضٍ وَّالْمُنَادِیْ جِبْرَئِیْلُ

جب ہو قاضی تو خدایا اور منادی جبریل

اَنْتَ یَا صِدِّیْقُ عَاصٍ تُبْ اِلَی الْمَوْلَی الْجَلِیْلِ

میں تو اے صدیق عاصی توبہ کر لو بے خلیل

جو حضرات اس مبارک دعا کو پڑھ کر دینوی و آخرت سعادتیں حاصل کریں وہ اسے شائع کرنے والے کے حق میں دعا کریں۔